21

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۸ نمبر ۴

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ فروری ۱۹۳۴ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے یکم ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

بہنوں کو چاہیئے کہ علم دین حاصل کرنیکی طرف متوجہ ہوں	محترمہ حسن زمانی بیگم صاحبہ دہلی	۳/۵
ام المومنین عائشہ صدیقہ رض	ذبیحہ سیالکوٹی	۵/۷
نمونۂ قیامت زلزلہ زلزلہ کیا چیز ہے	محترمہ عزیزہ رضیہ بنت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم	۸/۱۱
درس القرآن		۱۲/۱۶
اقتباسات		۱۶/۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار مارچ یوم التبلیغ

کو

ایک نہایت اہم مضمون شایع ہوگا

یکم مارچ کے مصباح میں اسلام اور دیگر مذاہب کے متعلق مبسوط مضمون شائع کرنیکا ارادہ ہے جو مصباحی بہنیں مصباح کے اس نمبر کو مفت تقسیم کرنا چاہیں وہ ڈیڑھ آنہ فی پرچہ کے حساب سے ٹکٹ بھجوا دیں۔ ایک روپیہ کے بئیس پرچے۔ اگر نام لکھکر بھیج دیئے جائیں تو قادیان ہی سے پیکٹ بھیج دیئے جائیں گے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نِش کلنک اتار

اردو ریویو آف ریلیجنز میں ایک مبسوط مضمون اس موضوع پر شایع ہوگا کہ آخری زمانہ میں جس اوتار کے آنے کی خبر ہندو مذہب کی معتبر کتب میں صدیوں پہلے دیجا چکی ہے۔ وہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ السّلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ یہ مضمون اس بارے میں نہایت اہم مستند اور مفید معلومات سے پُر ہندو کتب کے ایک گہرے مطالعہ کرنیوالے فاضل کا لکھا ہوا ہے۔ اور قریباً ۸۰ صفحے حجم پر آیگا۔ جو اصحاب اس رسالے کو یوم التبلیغ۔ تبلیغی تحفے کے طور پر تقسیم کرنا چاہیں وہ جلد سے جلد اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ میرا اندازہ ہے۔ کہ قیمت چھ آنے۔ یا آٹھ آنے کے درمیان ہوگی۔ ایک روپیہ کے تین

صلوٰۃ الادیان

اس رسالہ میں جو ۲۰×۳۰ ۵۲ صفحے حجم کا ہے اسلامی نماز کا طریقہ اور تمام کیفیّت اور اسکی فلاسفی بیان کی ہے۔ پھر غیر مذاہب کی عبادت سے اس کا مقابلہ کر کے اسلامی طریق عبادت کی فوقیّت جتلائی ہے خواتین جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ یہ کتاب اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ **قیمت چار آنہ (۴/)**

ملنے کا پتہ: محمد ابراہیم مدرس ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان - دار الامان - مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء

بہنوں کو چاہیئے کہ علم دین حاصل کرنیکی طرف متوجہ ہوں

آجکل ہم دیکھتے ہیں۔ کہ علم حاصل کرنے کا تو رواج کثرت سے پایا جاتا ہے۔ لیکن علوم دینیہ کیطرف دلچسپی نہیں ہے۔ حالانکہ جتنا ضروری اور مفید علم دین ہے۔ اتنے اور علوم نہیں ہیں۔ یوں تو علم کوئی بھی ہو ہر ایک علم سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہے۔ لیکن جتنا یہ علم ضروری اور مفید ہے۔ اتنے اور نہیں۔ اور خاص کر عورتیں اگر بڑی بڑی ڈگریاں حاصل بھی کر لیں تو مردوں کی طرح ان کو ملازمت تو کرنی نہیں ہے۔ دس فیصدی ایسی ہونگی جو ملازمت کے خیال سے علم حاصل کرتی ہوں گی۔ ورنہ یہ ڈگریاں ایک نام اور فخر کے لئے حاصل کی جاتی ہیں۔ اور اکثر لوگوں کو یہ بھی خیال ہوتا ہے۔ کہ لڑکی زیادہ تعلیمیافتہ ہوگی۔ تو رشتہ بھی اچھا ملیگا۔ غرض یہ علم جس میں کہ وہ عمریں گزار دیتی ہیں۔ اسکا ایسا جنون دماغ میں ہوتا ہے۔ کہ ان کو نہ گھر اچھا لگتا ہے۔ نہ بچے۔ بعض جگہ تو اس وجہ سے میاں بیوی میں ناچاقی ہو جاتی ہے۔ کہ اپنے اس خبط کے آگے بچوں کی تربیت اور صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ یہ میں نہیں کہتی کہ علم بری چیز ہے۔ اسکو حاصل ہی نہ کیا جائے۔ اس سے میرا یہ مطلب ہے۔ کہ علم وہ حاصل کیا جائے جو زیادہ مفید اور ضروری ہو۔ اور اُسی حد تک علم حاصل کریں جس حد تک کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔ عورت کے قویٰ قدرتی طور پر مردوں کی نسبت کمزور اور نازک ہوتے ہیں۔ مردوں میں جو جفاکشی کی عادت ہوتی ہے وہ عورتوں میں نہیں ہوتی۔ ان کے اعضاء مردوں کی نسبت کمزور ہوتے ہیں۔ زیادہ محنت کا صحت پر اتنا برا اثر پڑتا ہے کہ بعض دفعہ ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اور بعض کی صحت پر اتنا برا اثر ہوتا ہے۔ کہ زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ بہنوں بی۔ اے۔ ایم۔ اے کی ڈگریوں کے پیچھے اتنا نہ پڑو۔ بلکہ علم دین کیطرف متوجہ ہو۔ وہ ڈگریاں حاصل کرو جو دو جہان کے لئے مفید اور نہایت ضروری چیز ہے۔ وہ ڈگریاں حاصل کرنے کی فکر کرو۔ جس سے بڑے بڑے انعامات کی وارث بنو۔

بہنو! علم دو قسم کا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ العلم علمان علم الابدان و علم الادیان جس سے اس کی مخلوق کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور اپنے دین کی ہی حفاظت ہو سکتی ہے۔ یعنی علم جسم کا اور دین کا علم دونوں سیکھنے چاہئیں۔ تاکہ اپنے جسم اور دین کی حفاظت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جاسکے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان علم دین ہی کیطرف متوجہ کرتا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ اس کے متعلق بھی اکثر لوگ کہا کرتی ہیں۔ کہ یہ جو ہم علم حاصل کرتے ہیں۔ یعنی حساب جغرافیہ وغیرہ اور انگریزی پڑھائی کی ڈگریاں جو ہم حاصل کرتے ہیں تو ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ رسول کریمؐ کا فرمان ہے۔ کہ علم حاصل کرو۔ تو یہ بھی تو علم ہی ہے۔ تو واضح رہے کہ اگر اس سے یہ ہی علم مراد ہوتا تو سب سے پہلے* آپ کے وقت جوق در جوق حصہ نہ لیا ہو۔ تو اگر اس علم سے یہ علم مراد ہوتا تو سب سے پہلے ایف اے۔ ایم اے کی ڈگریاں صحابہ کرام ہی حاصل کرتے یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے فرمان کو ٹالتے یا ایک فرض کو چھوڑتے معلوم ہوا کہ اس علم سے مراد علم دینی ہی ہے۔ جس کا حاصل کرنا ہر مسلم مرد اور مسلمہ پر فرض ہے۔ اب میں اپنی احمدی بہنوں کو اس طرف متوجہ کرتی ہوں کہ وہ ایف اے ایم۔ اے کی ڈگری سے زیادہ علم دین حاصل کرنے کی سعی کریں کیونکہ ابھی ہمیں بہت کام کرنے ہیں۔ ہم کو بھی تو امور دینیہ کی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنی ہیں۔ بہنو! قرون اولیٰ کی عورتوں کی تقلید کرو۔ یورپ کی تقلید سے کہیں زیادہ اول الذکر تقلید مفید اور بابرکت ہے۔ ان کی قربانیوں پر ان کے ایثار پر ان کے علوم پر نظر غائر ڈالو۔ کیونکہ اب پھر وہ ہی کام کا وقت ہے۔ اب غفلت کا وقت نہیں ہے۔ کہ ہم خاموش بیٹھی رہیں۔ یا میٹھی نیند سوتے رہیں۔ اب وقت بیداری کا ہے۔ یہ وقت ایسا ہے جبکہ باغ میں پھل آچکا ہے۔ اور باغبان اس کی نگرانی میں لگا ہوتا ہے۔ اور دشمن گھات میں ہوتا ہے۔ اسلئے باغبان کی جان پر بنی ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس میں سے کوئی پھل ضائع ہو جائے۔ اسی طرح ہمارے دین کی کھیتی اس وقت خدا کے فضل و کرم سے سرسبز ہے۔ اور یہ وقت پھلوں کی حفاظت کا ہے۔ کیونکہ چاروں طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ اس وقت اس طرف متوجہ ہوں۔ محنت اور کوشش کر کے مردوں کے ہاتھ بٹائیں جبکہ تبلیغ مرد عورت ہر ایک کا فرض ہے۔ تو کیا وجہ کہ ہم عورتیں پیچھے رہیں۔ سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ۔ پوری طرح علم دین سے واقف نہیں۔ تبلیغ کرتے ہوئے جھجک آتی ہے۔ ورنہ جس کے پاس قرآن جیسا ہتھیار موجود ہو۔ اسکو کیا جھجک اور کیا کسی کا خوف۔ چاہیئے کہ مخالف پر اس کا رعب پڑے۔ اس کا سبب یہی ہے۔ کہ علم دین حاصل کرنے کی طرف بہنوں کی توجہ کم ہے جس سے تبلیغ کرنے میں ایک روک حائل ہے۔ بہنوں کو چاہیئے کہ وہ اس زمانہ کی عورتوں سے سبق حاصل کریں۔ جبکہ آدھا دین مردوں سے اور آدھا دین عورتوں کے ذریعہ پھیلا۔ قاعدہ کی بات ہے جبتک مرد و زن ملکر کام نہ کریں ترقی مشکل ہے۔ جس طرح ایک گاڑی میں دو پیئے ہوں گے جب ہی وہ منزل مقصود تک پہنچ سکتی ہے۔ اسی طرح تبلیغ میں بھی مرد عورت دونو کی کوشش کی ضرورت ہے۔ اسلئے بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خاص طور سے علم دین سیکھنے کیطرف متوجہ ہوں۔ تا یہ نعمت جو خدا نے اپنے فضل و کرم سے ہمکو دی ہے اور ہماری دوسری بہنیں اس سے محروم ہیں ان تک پہنچا سکیں۔ اور یہ صدا ان کے کانوں تک پہنچا دیں کہ آنیوالا آچکا۔ اور اپنا کام کر کے چلا بھی گیا۔ آہ! دنیا نے اب بھی اپنی آنکھ سے غفلت کی پٹی نہ کھولی۔ یہ

* صحابہ کرام یہی علم حاصل کرتے کونسے کام ہیں جس میں صحابہ کرام نے

یہ کھیتیاں سرسبز ہوئیں اور پھل بھی آئے افسوس دنیا کو پھر بھی کچھ خبر نہ ہوئی آہ۔ ع

؎ کیسے غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے،

آہ کیسی گہری نیند ہے جس سے بیداری ابتک نصیب نہ ہوئی افسوس سورج نصف النہار تک پہنچ گیا اسکا بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ چودھویں صدی آدھی سے بھی زیادہ ہوگئی مگر انتظار ختم نہ ہوئی۔ آہ ہم کس طرح چین سے بیٹھیں اور کسطرح آرام سے سوئیں کہ ہماری بہنیں ظلمت کے اندھیرے گڑھوں میں ٹھوکریں کھاکھا کے گر رہی ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ خدا نے ہمکو سلسلہ احمدیہ میں داخل کیا۔ اور اس ظلمت سے بچا لیا مگر حقیقی خوشی ہمکو جب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ یہ نعمت جو ہمکو ملی ہے۔ وہ ہماری اور بہنوں کو بھی نصیب ہو۔ اس کے لئے کوشش اور حوصلہ کی ضرورت ہے یہ ہمت کا وقت ہے۔ خدا سے دعائیں کرو اور قرآن و حدیث کا ہتھیار لیکر میدان میں نکلو۔ اس میں شک نہیں کہ ہم کمزور ہیں۔ لیکن ہمارا مددگار بہت قوی ہے۔ ہمارا خدا وہی خدا ہے جو تیرہ سو ۱۳۰۰ سال پہلے لوگوں کا خدا تھا۔ اسی طرح سے وہ محبت کرتا ہے۔ اسی طرح سے وہ کلام کرتا ہے، اسی طرح سے وہ اب بھی مدد کرتا ہے جس طرح اس نے اس سے بیشتر زمانہ میں مٹھی بھر جماعت کی مدد بڑے بڑے لشکروں کے مقابلہ میں کی تھی۔ اس کے بعد میں اپنا مضمون ختم کرتے ہوئے خدا سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمکو اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرماوے اور وہ ہی ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

والسلام

(راقمہ خاکسارہ حسن آرا مانی بیگم پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ از دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امہات المؤمنین

(۳) سیدہ عائشہ علیہا السلام

عائشہ نام صدیقہ اور طیبہ لقب قوم قریش قبیلہ غنم بن مالک سے حضرت ابوبکر صدیق رض کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا شجرہ نسب آٹھویں پشت سے آنحضرت صلعم سے ملحق ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے عیاں ہے:۔

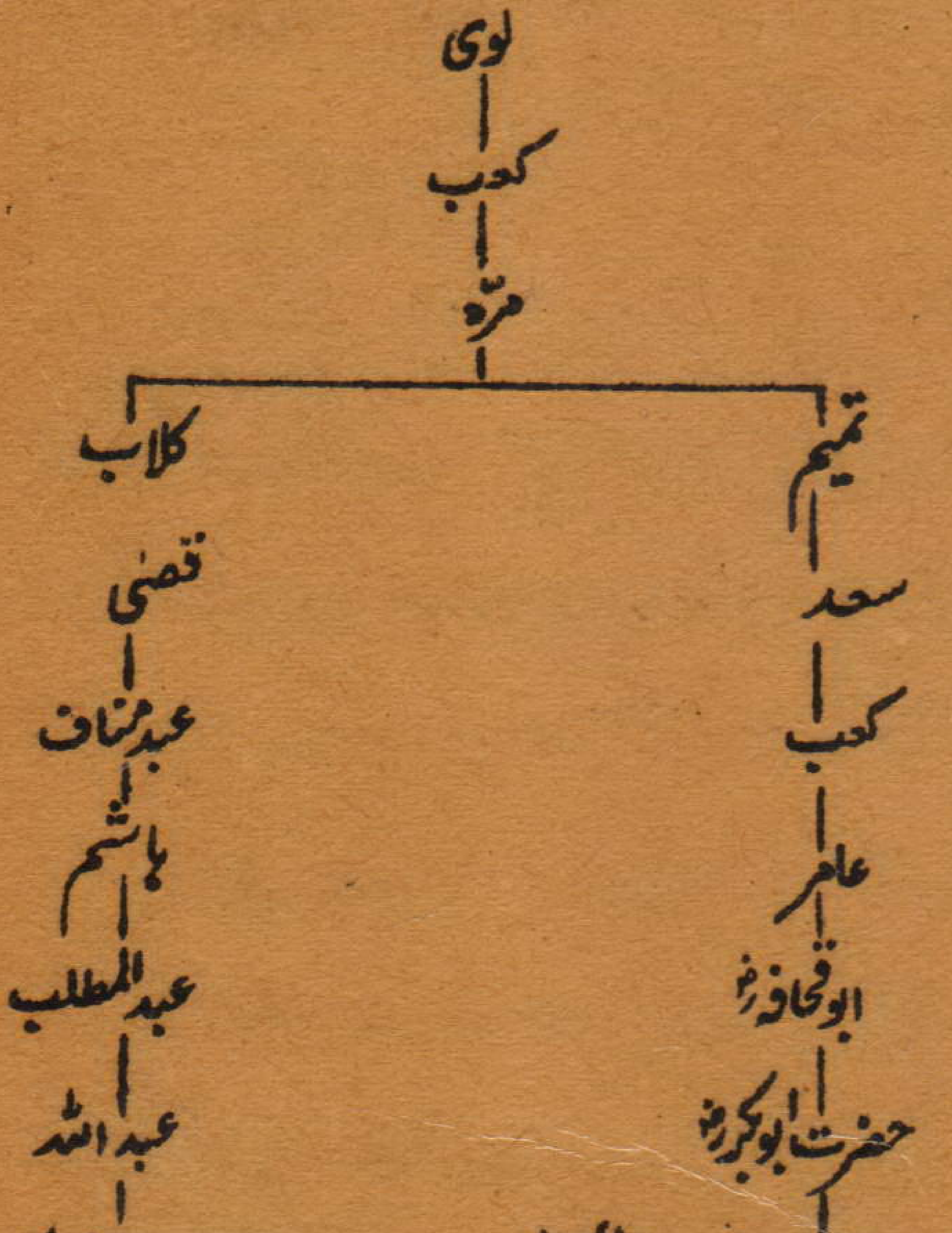

پیدائش:۔ آنحضرت صلعم کی بعثت سے چار برس بعد ماہ

شوال میں آپ کی ولادت ہوئی تھی۔ آپ کے والد حضرت ابوبکرؓ اور والدہ ام رومان رضؓ آنحضرتؐ پر پہلے سال ہی ایمان لے آئے تھے۔ اس لئے آپ کامل طور پر پیدائشی مسلمان تھیں۔ حسب نسب۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے مومن ہیں صاحب غار اور اوّل خلیفۃ الرسول ہیں آنحضرتؐ نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ "میں مردوں میں سب سے زیادہ ابوبکرؓ سے محبت کرتا ہوں۔ زمانہ جاہلیت میں ابوبکرؓ تمام مکّے میں معزز اور مالدار تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ مسجد نبوی سے تمام لوگوں کے دروازے سوائے ابوبکرؓ کے بند کردیئے جائیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے مناقب بیان کرنے کے لئے مستقل کتاب چاہیئے۔ مجبوراً اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عائشہ رضؓ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی زینب اور کنیت ام رُومان تھی۔ بیان ہو چکا ہے۔ کہ آپ اوّل المومنین تھیں۔ رسول کریمؐ نے ان کی شان میں فرمایا ہے:۔ من سرّہ اُن یَنْظُرَ الی امرأۃٍ مِن الحور العین فلینظر الی اُمِّ رومان کہ جسے جنّت کی حور دیکھنے کا شوق ہو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔ آپؓ نے سنہ ۹ ہجری میں وفات پائی۔ اور آنحضرتؐ نے خود دستِ مبارک سے انہیں سپرد لحد کیا۔

حضرت عائشہ کے والدین کے علاوہ تمام کنبہ صحابی تھا۔ آپ کے بھائی عبدالرحمن جلیل القدر صحابی تھے۔ بہن اسماء بنت ابوبکرؓ غار میں کھانا پہنچایا کرتی تھیں۔ دادا یعنی ابوقحافہؓ بھی مسلمان ہوگئے تھے۔

غرض آپ کا حسب نسب بے نظیر تھا۔

نکاح:۔ جب حضرت خدیجہ رضؓ فوت ہوگئیں۔ تو آپؐ کو بہت پریشانی ہوئی۔ جس کا مفصل ذکر حضرت سودہ رضؓ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے خولہؓ ایک ہی وقت میں حضرت سودہ اور حضرت عائشہ کی شادی کا پیغام لیکر گئی تھیں۔

جب خولہ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حسب دستور صبحک اللہ بالخیر کہکر رشتہ کے لئے عرض کیا تو ام رومان نے کہا۔ رسول اللہ تو ابوبکرؓ کے بھائی ہیں۔ اس لئے عائشہ ان کی بھتیجی ہے۔ چچا بھتیجی سے کیسے شادی کرسکتا ہے؟ اور یوں بھی ہم جبیر کے ہاں منگنی کرچکے ہیں۔ وعدہ خلافی درست نہیں ہے۔ اب دو روکیں پیدا ہوگئیں۔ چونکہ خدا کو یہ رشتہ منظور تھا اس لئے ہو کر رہنا تھا۔ چنانچہ جبیر جو کہ کٹر مشرک تھا ہراساں ہوا کہ اگر ابوبکرؓ کی لڑکی ہمارے ہاں آگئی تو تمام کنبہ مسلمان ہو جائے گا۔ اس بنا پر اس نے رشتہ لینے سے انکار کردیا اخوّت کے متعلق آنحضرت صلعم نے خولہ سے کہا کہ ابوبکرؓ سے کہدو کہ انت اخ لی فی الاسلام لا فی الدنیا کہ تم میرے مذہبی بھائی تو ہو مگر نسبی نہیں ہو۔ اس لئے رشتہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ معاملہ طے ہوگیا۔ اور ماہ شوال سنہ ۱۰ نبوی (یعنی ہجرت سے تین سال قبل) کو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی عدیم المثال بیٹی کا نکاح پانچسو درہم مقرر کرکے آنحضرت سے کردیا۔ اور حضرت عائشہ رضؓ کو ام المؤمنین بننے کا فخر ہوا۔ (ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح سے قبل آنحضرت کو بتایا گیا تھا۔ کہ آپکا نکاح عائشہ سے ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت عائشہ سے فرمایا۔ اریتکِ فی المنام ثلٰث لیالٍ جاءنی بکِ الملک فی خرقۃٍ من حریرٍ فیقول ھذہ امراتک فاکتنفت عن وجھکِ فاذا أنتِ ھي فاقول أن یکن ھذا من عند اللہ یمضہٗ۔ کہ میں نے تجھے خواب میں تین مرتبہ دیکھا ہے۔ وہ اس طرح کہ فرشتہ تمہیں ایک خوبصورت ریشم کے رومال میں لپیٹ کر لایا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ جب میں رومال الٹ کر دیکھتا تھا۔ تو آپ کی صورت ہوا کرتی تھی۔ لیکن میں اس خیال سے خاموش رہتا تھا۔ کہ اگر خدا کے ہاں مقدر ہے تو وہ ضرور ہو کر رہیگا۔ (بخاری جلد دوئم صفحہ ۲۰۴)

ترمذی میں اس طرح ہے۔ ھٰذہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ۔ کہ فرشتے نے کہا تمہاری زوجہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی یہی ہوگی۔

حضرت عائشہ نکاح کے وقت بہت چھوٹی تھیں ان کا اپنا بیان ہے کہ میں یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ کہ میرا نکاح ہوچکا ہے۔ جب میری ماں نے مجھے اچھی طرح سمجھایا اور باہر آنے جانے سے روکنا شروع کیا تو میں سمجھ گئی کہ میں منکوحہ ہوں۔

بعثت کے تیرھویں سال آنحضرتؐ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی

حضرت عائشہ رضؓ کی ہجرت مدینہ۔ ہجرت مدینہ ہوچکی۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب دیکھا کہ اب یہاں پورا انتظام ہوگیا۔ تو آپنے ایک شخص عبداللہ بن اریقط کو مکہ روانہ کیا کہ وہ ام رومان اسماء عائشہ اور عبدالرحمن کو ہمراہ لے آئے جب حضرت عائشہ مدینہ تشریف لائیں تو آتے ہی بخار میں مبتلا ہوگئیں۔ مدینہ کی آب و ہوا خوشگوار نہ تھی اسلیئے اکثر مہاجرین شروع میں بخار سے بیمار ہوئے۔ حضرت عائشہ کو بخار نے اسقدر لاغر کردیا کہ سر کے بال تک جھڑ گئے۔ (بخاری جلد دوئم صفحہ ۲۰۴)

رخصتانہ۔ جب ہجرت ہوئے تین سال گذر گئے تو حضرت عائشہ کے والدین کو رخصتانہ کی فکر ہوئی تاریخ مقرر ہوگئی۔ اور اس دن انصار کی عورتیں جمع ہوگئیں۔ گیت گاتی تھیں۔ مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئیں اور چاشت کے وقت حضرت عائشہ رضؓ حضرت نبی کریمؐ کے ساتھ رخصت کردی گئیں۔ تاریخ رخصتانہ شوال سنہ ۳ ہجری ہے۔ آپ کی پیدائش نکاح اور رخصتانہ تینوں ماہ شوال میں ہی ہوتے رہے۔

(بخاری باب تزویج النبی عائشہؓ)

مصباح کی توسیع اشاعت

کئی مرتبہ بہی خواہان مصباح کو متوجہ کیا جاچکا ہے۔ کہ اخبار کی تعداد اشاعت میں بہت کمی ہے۔ اشاعت زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ اخبار کا چلانا مشکل ہوجائیگا احمدی خواتین کا ایک ہی اخبار ہے۔ ہر گھر میں اس کا ایک پرچہ منگوانا چاہیئے۔ اور معتمدین جماعت اگر توجہ فرمائیں تو یہ کچھ مشکل بات نہیں۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمونۂ قیامت زلزلہ

کیوں غضب بھڑکا خدا کا؟

ذیل کا مضمون ہم مشرق گورکھپور سے نقل کرتے ہیں۔ جس میں سوال مندرجہ عنوان کا جواب نہایت خوبی سے دیا گیا ہے۔ جو لوگ احمدیؐ قلم سے لکھا ہوا مضمون کسی خاص غرض پر مبنی سمجھتے ہیں۔ وہ اسی سے ہدایت وعبرت حاصل کریں۔ (ایڈیٹر)

"خدا اپنے بندوں کو طرح طرح سے ہوشیار اور بیدار کرتا ہے۔ دنیا کی بچھی ہوئی کتاب اور کھلے ہوئے اوراق میں ہزار ہا عبرتیں اور لکھو کھہا بشارتیں ہیں لیکن ان آنکھوں کے لئے جو دیکھ سکتی ہیں۔ اور ان کانوں کیلئے جو سُن سکتے ہیں۔ شبنم کا باران رحمت بنکر پھولوں میں ترو تازگی بخشنا پھر آفتاب کی ضیا پاشیوں کا اس رات کی نزہت بخش چادرِ لطف و انبساط کے تار و پود کو مثل کتان پارہ پارہ کرنا اپنے اندر عبرتوں و بشارتوں کی ایک داستان رکھتا ہے۔ لیکن افسوس کہ گلوں کو زیب جبہ و دستار کرنے والے اس سے بیخبر سرمست جمال ظاہری ہو رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے یہ تمام بصیرت اندوز اسباق ایک وجود بے معنی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ خداوند عالم ان کوتاہ بینوں کے لئے بہار و خزاں کے دامن میں عبرت و بشارت کی واضح داستانیں پیش کرتا ہے۔ اور ان کو دکھاتا ہے کہ کس طرح پھولوں سے لدی ہوئی شاخیں سبزے سے بچھی ہوئی فرش زمین اور مشام جان کو معطر کرنے والے خوشبوؤں سے لبریز جام گلہائے عنبریں کس طرح آن واحد میں خزاں کے زہریلے جھونکوں میں چند ساعتوں کے وقفہ کے بعد مرجھائے کملائے اور جھلسے ہوئے نظر آتے ہیں۔

لیکن حیف کہ ڈھکی ہوئی آنکھیں اور مندے ہوئے دل جب اس سے بھی سبق آموز نہیں ہوتے۔ پھر خداوند جل و علیٰ ان کو دعوت دیتا ہے۔ موسموں کے انقلاب اور جاندار سے بیجان کے پیدا ہونے اور بیجان سے جان والے کے ظہور کی طرف اور اگر اس پر بھی آنکھوں کے غلاف نہیں اترتے اور دلوں کی سیاہیاں دور نہیں ہوتیں تو پھر اجرام فلکی کے حیات ممات ستاروں کے نکلنے اور ان کے ڈوبنے چاند کے روشن ہونے اور پھر اس کے بجھنے آفتاب کے حیات پاش ہونے اور پھر خود اس کے "جام مئے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ" کے تلخ گھونٹ پینے کیطرف رجوع کیا جاتا ہے۔ اور اگر پھر اس پر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر رحمت ایزدی کو اور زیادہ جوش و خروش پیدا ہوتا ہے۔ اور سیلاب کرم سے انبیاء علیہم السلام کا ظہور ہوتا ہے۔ کہ خود بہ نفس نفیس اس خاکدان ہستی میں مشعل ہدایت بنکر آتے اور دنیا کو عبرتوں اور بشارتوں کے ہزار ہا اسباق دیکر بندوں کو اپنے خالق کیطرف جھکاتے ہیں۔ اور اگر اس پر بھی انسانوں کی قسمتوں سے ظلمتوں اور بدبختیوں کی گھٹائیں دور نہیں ہوتیں تو پھر اس کے طغیاں اور سرکشی کا جواب سختی سے دیا جاتا ہے۔ اور جس عذاب الٰہی کی خبریں

انکو دیجا چکی ہیں۔ ان کا ادنیٰ سا کرشمہ بلکہ عشر عشیر ان کی نگاہوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور وہ بھی اسی رحم و کرم کے تحت میں کہ جو حضرت جل وعلاکی واحد صفت ہے۔

انسان جب اپنے معبود حقیقی کو بالکل بھول بیٹھتا ہے۔ اور اپنی چھوٹی سی فراست کی بنا پر خود کو محض چند مصنوعات کے تخلیق کی بنا پر خود اپنے خالق کا سہیم و خلیق گردانتا ہے تو پھر زمین کی طنابیں کھینچ لی جاتی ہیں۔ پہاڑ جو میخوں کیطرح زمین پر گڑے ہوئے اس کے توازن کو قائم کئے ہوئے ہیں۔ ان کی چولیں ڈھیلی کر دیجاتی ہیں۔ اور آب و آتش پر جو حدیں قائم کی گئی ہیں۔ ان کی سرحدیں ذرا سی کھسکا دی جاتی ہیں زمین کپ کپانے لگتی ہے۔ آسمان سے عذاب کی بارش شروع ہوتی ہے۔ ہوائیں سرد و تند و تیز ہو جاتی ہیں آگ کی لپٹیں آنے لگتی ہیں۔ اور پہاڑوں کے سینہ کے اندر بند کی ہوئی آگ مشتعل کر دیجاتی ہے۔ پہاڑوں کے سینے پھٹ جاتے ہیں۔ اور آتشی دہانوں سے آگ کے سمندر بہتے ہوئے نکلتے ہیں۔ اور دنیا تہ و بالا ہو کر پھر اپنے تمام عجز و انکسار کے ساتھ جبین نیاز پر خاکستر عبدیت ملے ہوئے پھر بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہوتی ہے۔ اور خدائے ارحم الرحمین کا رحم و کرم بیدار ہوتا ہے عدل ایزدی نافذ ہوتا ہے۔ آگ پھر آل ابراہیم پر پھول برساتی ہوئی گلزار بن جاتی ہے۔ اور خدا کی بسائی ہوئی دنیا پھر لہلہاتے ہوئے باغ کی طرح اپنے خوشبوئے عبودیت سے فرشتوں کے دماغوں کو معطر کرتی ہے۔ اور خود تخت سلیمانی سے سلامتی کا پیغام نازل ہوتا ہے۔ جیسے فرشتے اپنے سروں پر لئے ہوئے طبقات زمین سے آگر جنت کے پھولوں کی طرح دنیا اور دنیا والوں پر برساتے ہیں۔

یہ ایک مختصر خاکہ اس ابدی اصول کا ہی۔ اس اساس علم و یقین کا ہے کہ جو قانون لایزال ہے۔ اور نہ مٹنے والے خدا کیطرح اسکا یہ ایک نہ مٹنے والا حکم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زلزلہ کیا چیز ہے

حکمائے فرنگ اور موجودہ ماہرین ارضیات (جیالوجسٹس) کے نزدیک زلزلہ کی صرف دو وجوہات ہیں۔

(۱) زمین کی اندرونی حرکت جس کیوجہ سے چٹانوں میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کو ہم زلزلہ کہتے ہیں۔

(۲) آتش فشاں پہاڑ کا ابال جس کی وجہ سے پہاڑ پھٹ جاتا ہے اور زمین ہل جاتی ہے۔

زلزلے عام طور پر ان مقامات پر آتے ہیں جہاں سطح زمین شکستہ ہو۔ جہاں کوہ آتش فشاں موجود ہو۔ جن لوگوں نے جغرافیہ پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ زمین کے چار طبقے ہیں۔

(۱) معدنی طبقہ زمین کے مرکز میں ہے اور حرارت کی وہاں اس قدر شدت ہے کہ سخت سے سخت پتھر یا دھات پگھل کر پانی کیطرح سیال ہو جاتی ہے۔

(۲) طبقہ بری یعنی وہ حصہ زمین جو بیرونی سردی کیوجہ سے سخت چٹان کی صورت میں معدنی طبقہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدا ہو گیا ہے۔

(۳) طبقہ آب یعنے سمندر وغیرہ۔

(۴) طبقہ باد یعنی ہوا کا وہ طبقہ جو زمین کے چاروں طرف لپٹا ہوا ہے۔

چونکہ زمین کسی وقت میں آگ کا دہکتا ہوا گولا تھی جو رفتہ رفتہ سرد ہو رہا ہے۔ اور سرد ہو جانے والی سطح سکڑ کر مرکزی سطح سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ لہذا جب کسی دباؤ وغیرہ کی وجہ سے بیرونی پرت ٹوٹ جاتی ہے۔ تو کرۂ زمین کو جنبش ہوتی ہے۔ اور زلزلہ آجاتا ہے۔ چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ زلزلہ کی وجہ سے کوئی خطہ زمین میں دھنس گیا۔ اور وہاں سمندر لہریں مارنے لگا۔ اور کوئی حصہ بلند ہو گیا۔

دنیا میں ہزاروں آتش فشاں پہاڑ ہیں جن میں بعض خاموش ہیں اور بعض بہت تیزی کے ساتھ سرگرم آتش فشانی ہیں۔ کوہ آتش فشاں دراصل پہاڑ نہیں بلکہ زمین کا وہ سوراخ ہے جس میں سے زمین کے اندر کا پگھلا ہوا مادہ نکلتا اور سوراخ کے چاروں طرف جمع ہو کر رفتہ رفتہ پہاڑ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوہ آتش فشاں عموماً ان مقامات پر پائے جاتے ہیں جہاں کی زمین شکستہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ یہ زیادہ تر سمندر کے کنارے پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں دکن کی زمین آتش فشاں پہاڑ سے نکلتے ہوئے مادہ سے بنی ہوئی ہے۔ برہما میں آتش فشاں ماونٹ پوپا آج کل خاموش ہے۔ الغرض جب کبھی آتش فشاں پہاڑ میں ابال آتا ہے۔ اور وہ پھٹ جاتا ہے تو زمین ہل جاتی ہے۔ اور زلزلہ آجاتا ہے۔ چنانچہ جزیرہ جاوا اور جاپان میں جہاں آتش فشاں موجود ہیں آئے دن زلزلے آتے رہتے ہیں۔

دنیا کے چند مشہور زلزلے

سنہ ۱۸۱۹ء میں ہندوستان میں ایک سخت زلزلہ آیا تھا۔ اس کی وجہ سے خلیج کچھ کی زمین اس قدر دھنس گئی کہ آج وہاں سمندر لہریں مار رہا ہے۔ سنہ ۱۸۵۵ء کے زلزلہ کی وجہ سے نیوزی لینڈ میں آبنائے کاک کی زمین ۹ فٹ بلند ہو گئی۔

سنہ ۱۸۸۳ء میں جزیرہ جاوا میں ایک آتش فشاں پہاڑ پھٹ جانے سے بہت سخت زلزلہ آیا جس کی وجہ سے پورا جزیرہ کراکاتوا غائب ہو گیا۔ اور شہر انجر مع ساٹھ ہزار باشندوں کے غرق آب ہو گیا۔

سنہ ۱۹۰۶ء میں امریکہ میں ہولناک زلزلہ آیا اور سین فرانسسکو قریب قریب تباہ ہو گیا۔ شہر کی سڑکوں میں ۱۰ فٹ گہرے غار ہو گئے۔ سنہ ۱۸۸۷ء میں ہندوستان میں شدید زلزلہ آیا مگر اس کا زیادہ زور صوبہ آسام میں رہا۔ اور دیگر مقامات پر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

اپریل سنہ ۱۹۰۵ء میں پھر زلزلہ آیا۔ پنجاب میں وادی کانگڑا دھنس گئی اور بہت زیادہ نقصانات ہوئے۔ تقریباً ۲۰ ہزار جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ زلزلہ صبح سے وقت آیا تھا۔ اور تمام ہندوستان میں کم و بیش محسوس ہوا تھا۔

سنہ ۱۹۲۳ء میں جاپان میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا اسکا حال اخبار بین حضرات بخوبی جانتے ہیں۔ لاکھوں افراد لقمۂ اجل ہو گئے۔ ہزارہا مکانات منہدم ہوئے اور کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا۔ زلزلہ کی قیامت خیزی کا

کچھ اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ بہت سے قطعات ارض تہ آب ہو گئے۔ اور خلیج ٹوکیو میں زمین دو ہزار فٹ بلند ہو گئی۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ہندوستان میں خفیف سا زلزلہ آیا تھا۔

۱۹۳۴ء میں تازہ ترین زلزلہ ۱۵ / جنوری یوم دوشنبہ ۲ بجے دن کے بعد آیا۔ جس کے ساتھ مہیب آواز تھی۔ اس زلزلہ کی ابتدا صوبہ آسام سے ہوئی۔ اور اس کی تباہ کاریوں کی فہرست روزانہ اخبارات میں شائع ہو رہی ہے۔ اور ہفتوں اس کا سلسلہ جاری رہیگا۔ ابھی تک جو دردناک حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت بنکر آیا تھا۔

واغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنا فی الدنیا والاخرۃ انک علی کل شیءٍ قدیر۔

بہار کا زلزلہ قیامت کا نمونہ تھا

دھلی - ۲۹ / جنوری - آنریبل مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر بہار وزیر تعلیم ... نے بیان کیا کہ ایک جگہ نہر پانی سے بھری ہوئی رواں تھی زمین پھٹی نہر کا پانی زمین کے اندر سما گیا۔ اور نہر خشک ہو گئی۔ ایک لاری جا رہی تھی۔ زلزلہ آگیا آدمی اُس میں سے اُتر گئے۔ زمین شق .. ہو گئی اور تمام لاری زمین کے اندر سما گئی۔ اس کے بعد زمین لاری کو پیٹ میں لے کر اس طرح پیوست ہو گئی کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ لاری کی سواریاں قدرت الٰہی سے بالکل محفوظ رہیں۔

ایک مکان کا ملبہ ہٹایا گیا تو ایک ماں کے سینہ سے دو بچے چمٹے ہوئے نکلے۔ یہ دیکھ کر سب انگشت بدنداں تھے کہ ماں اپنے بچوں کو سینہ سے چمٹا کر ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گئی تھی۔ اور بچے زندہ تھے۔ زلزلہ کی شدت کا بعض مقامات پر یہ عالم ہوا کہ لوگ نہ کھڑے ہو سکتے تھے اور نہ بیٹھ سکتے تھے بلکہ ادھر اُدھر ہچکولوں کے ساتھ لوٹتے تھے یا گیند کی مانند لڑھک جاتے تھے۔ غرض جو کچھ آنکھوں سے دیکھا گیا ہے وہ قلم اور زبان سے ادا نہیں ہو سکتا۔ بس قیامت کا نمونہ تھا۔ اور جلال الٰہی قدرت ربانی کا تماشہ دکھا رہا تھا۔

گورنر بہار کا بیان :- زلزلہ انسانی تاریخ میں عظیم ترین ہے۔ زلزلہ کی لائین کے ارد گرد تمام شہر تباہ ہو گئے ہیں۔ ریلوی لائین ٹوٹ گئی ہے۔ اور زراعتی زمین کا بھاری رقبہ کاشت کے ناقابل ہو گیا ہے۔ بلجیم۔ ہالینڈ۔ سوئیٹزرلینڈ۔ اور ڈنمارک کے رقبہ زلزلہ زدہ علاقہ کے تقریباً تقریباً برابر ہیں۔ جان و مال کا نقصان اس سے بھی زیادہ وسیع رقبہ میں ہوا ہے۔ ایک طرف الہ آباد سے دارجیلنگ تک اور دوسری طرف سے کھٹمنڈو سے دولت گنج تک زلزلہ کا اثر ہوا ہے۔ یہ رقبہ انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے مجموعی رقبہ کے برابر ہے۔ زلزلہ کے جھٹکے لاہور۔ شیلانگ۔ بزواڑہ اور بمبئی میں محسوس کئے گئے ہیں۔ اگر روس کو نکال دیا جائے تو یہ رقبہ تمام یورپ کے برابر ہوتا ہے۔ دھلی اور ناگپور میں بھی جو ۶۰۰ میل کی دوری پر ہے۔ جان و مال کا نقصان ہوا ہے۔ اتنی وسیع اور خوفناک تباہی کی تفاصیل پبلک تک آہستہ آہستہ پہنچینگی زلزلہ زدہ رقبہ کا دورہ کرنیوالے کو جو چیز سب سے زیادہ اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ وہ زمین کے شگاف ہیں۔ تقریباً ایک ہزار مربع میل زمین میں جابجا شگاف پیدا ہو گئے ہیں۔ سڑکوں اور ریلوں کی پلیں تمام اطراف میں تباہ ہو گئی ہیں ریل کی لائینیں سینکڑوں میل تک تباہ ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس القرآن

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ)
۳ر فروری ۱۹۳۴ء

(سورۃ الطور ع ۲) فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ؕ پس تو نصیحت کر کیونکہ تو اپنے رب کی نعمت اور فضل کے ماتحت نہ کاہن ہے نہ مجنون ؎

کاھن یہودیوں میں ایک عہدہ ہے اور ان کے اثر کے ماتحت اور قوموں میں بھی جیسے ہندوؤں میں پروہت۔ مسلمانوں میں ایسا عہدہ نہیں۔ کیونکہ ان میں لازم نہیں ہے۔ (یعنی عبادت کرانیوالا خاندان) جب یہ ہوتا ہے تو پھر امام ایک مخصوص خاندان یا قبیلہ میں سے ہوتا ہے۔ پھر امامت ورثہ میں ملنے لگ جاتی ہے۔ باپ کے بعد بیٹا اور بیٹے کے بعد پوتا امام بنتا ہے۔ ہندوؤں میں اس کام کے لئے برہمن مخصوص ہیں۔ اور یہودیوں میں بنی لاوی جو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ کہانت کے لئے مخصوص ہیں۔ ان کی اولاد کے علاوہ کوئی امام یا کاہن نہیں بن سکتا؎

اور چونکہ یہ لوگ اپنا اثر ڈالنے کے لئے ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں۔ اس لئے عہدوں کے ساتھ لازماً شرارت لگ جاتی ہے۔ اور یہ عہدہ وراثت میں چلا آتا ہے لیکن نبوت وراثت میں نہیں ملتی۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث۔ عیسائیوں میں کوئی خاص قبیلہ نہیں مگر ان میں منفرد شدہ پادری لوگ بلا خصوصیت قوم کسی کو آرڈین کرتے ہیں یعنی برکت دیتے ہیں۔ یہ عبادت کرانے کی ٹھیکیداریاں ہیں۔ چونکہ وہ صرف امامت یا کہانت ہی کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان کے معاش کے ذریعہ کے لئے کچھ جائیدادیں وقف ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اپنے آپکو دوسرے لوگوں سے چیدہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں کہانت تو نہیں ہوتی کیونکہ ان میں سے ہر ایک امام اور ہر ایک مقتدی بن سکتا ہے۔ مگر ان میں پیر خانے اور گدیاں ہوتی ہیں۔ جو نسلاً بعد نسلاً چلتی ہیں۔ ان میں ورثہ دیا جاتا ہے۔ یہانتک کہ مرید بھی ورثہ میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو تعویذ گنڈے بھی ایجاد کرنے پڑتے ہیں۔ تاکہ مریدوں پر اثر ڈال سکیں۔ کیونکہ جب پیر کے بعد اسکا بیٹا پیر بنتا ہے۔ تو بعض انصاف پسند لوگ پوچھتے ہیں کہ پیر صاحب تو پیر تھے۔ مگر ان کے صاحبزادے میں کونسی ایسی بات ہے کہ پیر مانے جائیں۔ اسپر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آباؤ اجداد کا بہت عمدہ نسخہ اور تعویذ ہے اس سے بیماریاں رفع ہوتی ہیں یا اولاد پیدا ہوتی ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تو کاہن نہیں تیری اغراض دنیا سے وابستہ نہیں بلکہ یہ خدا کی موہبت ہے نہ تجھکو ورثہ میں ملی ہے اور نہ تیری اولاد نبوت کی وارث ہو گی۔ مجنون بے۔ فائدہ کام کرتا ہے۔ جسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اور اس کی کوئی اچھی یا بری غرض نہیں ہوتی۔ کاہن کی غرض بری ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ تیسرا کام کرنیوالا ہوتا ہے۔ جس کی اچھی غرض ہوتی ہے۔ اس لئے تو نصیحت کر تیری نصیحت اثر کرے گی۔ کیونکہ نہ تو کاہن ہے اور نہ مجنون ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِہٖ رَیۡبَ الۡمَنُوۡنِ ؕ

یا یہ کہتے ہیں کہ تو شاعر ہے۔ اور ہم انتظار کر رہے ہیں۔ موتوں کی تباہی کا۔ یا موتوں کے کاٹنے کا۔ ریب کاٹنا۔ منون موتیں۔

جب کفار نے دیکھا کہ نہ کاہن ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی پاگل ہے۔ تو شاعر کہنے لگے۔ لیکن شاعر کی اسکی زمانہ تک ہی حکومت ہوتی ہے۔ وہ اپنے اشعار سے وقتی طور پر کچھ لوگوں پر اثر ڈال سکتا ہے۔ اس کی موت پر اس کا اثر نہیں رہتا۔ مرنے پر اسکا کام ختم ہو جاتا ہے۔ اسلئے وہ کہتے ہیں یہ جوش اس کی زندگی تک ہے۔ بعد میں اس کا کسی نے نام بھی نہیں لینا۔ اصل میں شاعر لوگوں کے کلام میں اثر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ وہ لڑائیاں کرا دیتے ہیں۔ ان کے کلام سے بڑے بڑے کام نکل جاتے ہیں۔ شاعر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی پبلک کے ساتھ کوئی بادشاہ کے ساتھ اور وہ لوگوں کو یا بادشاہ کو خوش کرکے شہرت اور روزی حاصل کرتے ہیں۔ مگر تو اے محمدؐ رسول اللہ ہے۔ بادشاہ یا پبلک چھوڑ اپنے بھائی بندوں کو بھی دشمن بنالیا ہے اور اتنا سخت دشمن کہ خون کے پیاسے ہو گئے۔ موت کا انتظام کرتے ہیں کہ کب مرتا ہے۔

قُلۡ تَرَبَّصُوۡا فَاِنِّیۡ مَعَکُمۡ مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِیۡنَ ؕ

کہدے کہ انتظار کونسی بڑی بات ہے اچھا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ اس میں ایک نکتہ ہے۔ یعنی یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ تم تو میری موت کے انتظار میں ہو۔ مگر فیصلہ میری زندگی میں ہو جائیگا اور میری زندگی میں ہی تم مغلوب ہو جاؤ گے۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کیونکہ میرا تمہارا فیصلہ میری مدت سے پہلے ہی ہوگا*

اَمۡ تَاۡمُرُہُمۡ اَحۡلَامُہُمۡ بِہٰذَاۤ اَمۡ ہُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ۚ کیا ان کی عقلیں اس نبی کو شاعر کہہ سکتی ہیں۔ کیونکہ شاعر تو لوگوں کو خوش کرتا ہے۔ لیکن یہ نبی تو لوگوں کو ناراض کرتا ہے۔ اسنے تو سب کو اپنا دشمن بنالیا ہے۔ اور اس کا کلام تو اس کی قوم بھائیوں ہموطنوں اور بادشاہ سب کے خلاف ہے۔ کیا انکو ان کی عقلیں یہ حکم دے رہی ہیں یا یہ حد سے بڑھی ہوئی قوم ہے*

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَہٗ ۚ بَلۡ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ۚ

تَقَوَّلَ۔ باب تفعّل سے ہے اسکے مضمون میں تکلف پایا جاتا ہے۔ یعنی کوئی بات بنا کر کسی کی طرف منسوب کرنا یا یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ اسنے جھوٹ بنایا ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔ یہ صرف ایمان نہ لانے کے لئے بہانہ ہے۔ یہ اسکو ہمیشہ سچا کہتے رہے ہیں۔ اب اسنے خدا پر کیسے جھوٹ بولا؟ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ شاعر بھی نہیں رہا۔ تو بعضوں نے کہا کہ اچھا ہم صاف صاف کہے دیتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے۔ آپ ہی باتیں بناتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ خدا کیطرف سے ہیں۔ اسکو علم ہے کہ یہ بات بنا رہا ہے۔ یعنی پاگل نہیں کہ اسکو علم نہ ہو کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ بلکہ اسکو علم بھی ہے اور یہ جانتا ہے کہ خدا نے اسکو الہام نہیں کیا کوئی بات نہیں بتائی مگر یہ کہتا ہے کہ الہام ہوا ہے*

فَلۡیَاۡتُوۡا بِحَدِیۡثٍ مِّثۡلِہٖۤ اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ ؕ

بس ایسی ہی کوئی حدیث لاؤ اگر تم سچے ہو تو* چونکہ یہ پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدؐ رسول اللہ کی نسبت گواہیاں دے چکے ہیں کہ وہ سچا ہے۔ اسلئے جھوٹا بھی نہیں کہہ سکتے۔ مگر فرض کرلیا ہے کہ وہ جھوٹا ہے تو وہ بھی قرآن کریم جیسی کوئی اور کتاب بنالیں کیونکہ یہ بھی تو بقول اُن کے انسان کا کلام ہے۔ پس اگر وہ اسبات میں سچّے ہیں تو وہ بھی بنالیں۔ اور اگر وہ ایسی کتاب نہیں بنا سکتے تو پہلے صحیفوں سے ہی مقابلہ کرلیں وید۔ تورات۔ انجیل۔ یہ بھی تو خدا کی کتابیں ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن کریم ان سب سے بڑھکر ہے تو یا تو یہ ماننا پڑیگا کہ محمدؐ رسول اللہ خدا سے بھی اچھا کلام کرتا ہے۔ یا یہ کہ یہ بھی خدا کا کلام ہے۔

پس یہ تو کوئی نہیں مان سکتا کہ محمدؐ رسول اللہ خدا سے بھی بڑے ہیں۔ ہاں یہ ماننے والی بات ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ۝

کیا یہ بغیر کسی چیز کے پیدا ہوئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں۔ اگر یہ نبی سچا نہیں تو پھر کوئی خالق بتائیں زمانہ گواہی دے رہا ہے۔ کہ کوئی خالق چاہیئے۔۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب خالق کوئی چیز پیدا کرتا ہے تو پھر اسکی خبر گیری بھی کرتا ہے۔ زمانہ کی حالت بہت خراب ہے۔ اور گواہی دے رہی ہے کہ کوئی مصلح آنا چاہیئے۔ اگر اللہ نے کوئی مصلح نہیں بھیجا تو پھر یہ خود ہی خالق ہیں اور یہی اصلاح کریں گے تو کرتے کیوں نہیں؟

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝

کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ نہیں اصل بات یہ ہے کہ ان کا دل یقین لانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ محمدؐ رسول اللہ کو ہی خدا نے مصلح بنا کر بھیجا ہے۔ اور اسے یہ مانتے نہیں۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ کیا اُن کے پاس تیرے رب کی رحمت کے خزانے ہیں۔ یا کیا یہ داروغہ مقرر کئے ہیں۔ ان کے پاس اپنی درستی کے سامان ہیں۔ کہ جب چاہیں گے۔ لوگوں پر رحم کرکے ان کو راہ راست پر لے آئیں گے یعنی کوئی رسول اور مصلح بھیج کر ان کی اصلاح کردیں گے۔ یا یہ داروغہ ہیں کہ جب چاہیں گے عذاب نازل کردینگے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں کا کوئی وارث نہیں اور نہ کوئی اس کا مشیر کار ہے کہ جس کے مشورہ کے سوا وہ کوئی کام نہ کرتا ہو۔ مگر یہ تو اپنے آپ کو اس کے شرکاء بنا رہے ہیں۔ دو طرح اصلاح ہوتی ہے۔ ان کے پاس نہ انعام ہے نہ سزا دے سکتے ہیں۔ تو پھر یہ خود کس طرح اصلاح کرلیں گے۔ یقیناً نبی کی ضرورت ہے۔

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

کیا ان کے پاس کوئی ایسی سیڑھی ہے کہ جسکو لگا کر یہ اللہ تعالیٰ کے پاس جا سکتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کرسکتے اور سن سکتے ہوں تو ان کے سننے والے کوئی کھلی دلیل لے آئیں تاکہ ہم بھی سنیں۔ یعنی اگر یہ کہیں کہ ہم بھی ملہم ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاتے ہیں۔ تو اس کا ثبوت پیش کریں۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝

مگر تمہاری حالت تو ایسی بگڑی ہے کہ ایسی فضول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں کرتے ہو۔ کہ کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں ہیں۔ تم نے دنیا کی اصلاح کیا کرنی ہے ؟

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؁ کیا تو ان سے اجر مانگتا ہے۔ جس کی چٹی کے نیچے دبے ہوئے ہیں ؟

مَغْرَمٍ۔ چٹی۔ ناپسند بوجھ۔ مثقل بوجھ کے نیچے دب جانا۔ کمر توڑنے والا ثقل۔ ایک تو وہ بوجھ ہوتا ہے جو خوشی سے برداشت کیا جاتا ہے۔ جیسے اولاد کی کمی ہو تو دعائیں کراتے ہیں۔ اور منتیں ملنتے ہیں کہ اور اولاد ہو۔ حالانکہ اولاد کے زیادہ ہونے سے انکے کھانے پینے پہننے اور تعلیم کا خرچ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ جسے چٹی سمجھا جاتا ہے کوئی چاہتا نہیں مگر زبردستی ادا کرنی پڑتی ہے۔ یعنی کیا تو انکو کمر توڑ چٹی کے نیچے دبا رہا ہے۔ ثقل بوجھ کو اور مثقل اٹھانیوالے کو کہتے ہیں ؟

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؁ یا کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جس کو وہ لکھتے رہتے ہیں۔ یعنی کیا ان کو یہ علم ہے کہ آئندہ ان کی حالت اچھی ہو جائے گی ؟

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؁ تو کیا یہ کوئی تدبیر چاہتے ہیں تو کافروں کے خلاف ہی تدبیریں ہوں گی۔ اور یہی تباہ ہوں گے ؟

اب یہ سب باتوں سے تنگ آ کر کہنے لگے ہیں کہ تجھکو قتل کر دینگے۔ یعنی اب یہ اندر ہی تدبیریں کرنے لگے ہیں۔ کیا ان کو یہ امید ہے کہ کسی دن محمد رسول اللہ ؐ کو مار ڈالیں گے۔ مگر اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ یہی مارے جائیں گے ؟

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؁ کیا ان کے لئے اللہ کے سوا کوئی معبود ہے۔ اللہ تعالے معبودوں سے پاک ہے۔ جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں ؟

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ؁ اور جب انہوں نے بادل کا ٹکڑا آسمان پر لٹکتا ہوا دیکھا۔ تو انہوں نے کہا کیسا اچھا تہ بتہ بادل ہے۔ یہ بادل وہ ہے جو جنگ بدر کے موقعہ پر برسا کیونکہ آنحضرت صلعم نے پانی پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور کافر پانی کے لئے مشکل میں پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے جو بادل دیکھا تو کہا کہ آہا کیسا اچھا بادل آیا ہے۔ مسلمانوں نے ہمارا پانی روکنا چاہا مگر اللہ تعالے نے ہمیں خود ہی بھیج دیا۔ انکو اپنی زمین کا خیال نہ رہا۔ کہ وہ مٹی والی تھی انسان جب ایک دھن میں لگا ہوتا ہے تو اسے دوسری باتوں کا خیال بھول جاتا ہے۔ سو انکی زمین چکنی اور پھسلنے والی ہو گئی۔ مسلمانوں کی زمین ریتلی تھی۔ وہ سخت ہو گئی اور لڑنے کے لئے زیادہ آسانی ہو گئی۔ کافر نہ آزادی سے چل پھر سکتے تھے نہ دوڑ سکتے تھے جسکو انہوں نے رحمت سمجھا در اصل ان کیلئے عذاب تھا۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ؁ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؁ ان کو چھوڑ دے اس دن تک جب انکو بیہوش کر دیا جائیگا یا ان پر بجلی گرا دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائے گی۔ صاعقہ۔ بجلی۔ بیہوشی۔ عذاب۔ یعنی جس دن ان کے ہوش اڑا دیئے جائینگے یا عذاب میں مبتلا کئے جائینگے، وَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور ان لوگوں کے لئے جو ظلم کرتے ہیں۔ اسکے سوا بھی ایک عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ یہاں جنگ بدر سے پہلے عذاب مراد ہے *

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝

پس تو اللہ کے حکم پر قائم ہوجا۔ کیونکہ تو ہماری حفاظت میں ہے۔ اور جب تو کھڑا ہو اپنے رب کی تسبیح کر حین تقوم دن کیوقت اور رات کو بھی اس کی تسبیح کر اور صبح کے وقت بھی۔ یعنی جہاں کہیں بھی تو کھڑا ہو خدا تعالیٰ کی تسبیح کر *

اقتباسات

جس رقبہ پر زلزلہ کا اثر ہوا ہے وہ ۳۰۰۰ ہزار مربع میل ہے۔ اس میں سے شمالی بہار اور بالخصوص اضلاع دربھنگہ مظفر پور۔ چمپارن۔ سارن۔ شمالی بھاگلپور خطرناک طور پر تباہ ہوگئے ہیں۔ صرف ان رقبہ جات کی آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ ...... ہے۔ اس آبادی میں ۵ لاکھ باشندے شہروں کے ہیں۔ ۱۱ قصبے جن میں منگھیر مظفر پور۔ دربھنگہ اور موتی ہری بھی شامل ہیں۔ عملی طور پر بالکل تباہ ہوگئے ہیں۔ تین ہزار مربع میل کے قریب زمین ناقابل کاشت ہوگئی ہے۔ تقریباً تمام کنوئیں ریت سے بھر گئے ہیں۔ اور پینے کا اچھا پانی نہیں ملتا۔ دیہاتی وہ پانی پی رہے ہیں جو زلزلہ نے پھینکا تھا۔ وبائی بیماریوں کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ کھڑی فصلوں کو بری طرح سے نقصان پہنچا ہے۔ زلزلہ زدہ رقبہ میں پندرہ شوگر ملوں میں سے دس تو کام کرنے کے ناقابل ہوگئی ہیں۔ اور دوسروں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس طرح سے ایک ملین پونڈ کی مالیت کی گنا کی کھڑی فصل تباہ ہوجانیکا ڈر ہے۔ زمین کی سطح تبدیل ہوگئی ہے۔ اور موسم برسات میں دریاؤں کے چڑھنے اور اس کے نتیجہ کے طور پر سیلاب آنیکا ڈر ہے۔ گورنمنٹ کے بیان کے مطابق نقصان جان کا اندازہ چھ ہزار ہے۔ مگر یہ اندازہ بہت کم ہے، کم از کم بیس ہزار اشخاص مرے ہیں۔ صرف منگھیر میں ہی دس ہزار اشخاص لقمہ اجل ہوگئے ہیں۔ صحیح اعداد و شمار ابھی تک دستیاب نہیں ہوسکے۔ شک ہے کہ اب بھی ہزاروں لاشیں ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ لوگ بانسوں یا کپڑوں کی جھونپڑیوں میں زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ شدت کی سردی اور بے وقت بارش نے مصیبت زدگان کی مصیبت میں اور بھی اضافہ کردیا ہے۔ چونکہ زلزلہ دوپہر کے وقت آیا جبکہ اکثر آدمی گھروں سے باہر کام پر تھے اس لئے موت کا شکار زیادہ تر عورتیں اور بچے ہوئے ہیں۔ تباہ شدہ علاقہ کی دوبارہ تعمیر کا کام بہت بڑا ہے۔ زمین کو دوبارہ کاشت کے قابل بنانے اور شہروں کی دوبارہ تعمیر کے مسئلہ کی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کہ اسے کس طرح حل کیا جائے۔ سڑکوں۔ پلوں۔ ریلوں۔ پبلک عمارتوں کی دوبارہ تعمیر کیلئے گورنمنٹ کو جو لاکھوں روپے درکار ہیں انکے علاوہ مصیبت زدگان کی امداد تباہ شدہ گھروں اور کنوؤں اور کھیتوں کو بحال کرنے کیلئے لاکھوں پونڈ اور صبر اور لگاتار کام کے کئی سال درکار ہوں گے۔ فصلوں کی تباہی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زلزلہ کے دھکے کے ساتھ ہی موتی ہاری میں کچھ عجیب حالت ہوئی۔ لال محمد اور دین بابو کے مضبوط مکان چرخی کیطرح ناچنے لگے۔ اور ان تین منٹوں کے اندر ہی ان کا رخ اُتر سے پورب کیطرف ہوگیا۔ بینک کا کنواں تقریباً چھ فٹ گہرا تھا زلزلہ کے آنے سے وہ چھ فٹ زمین سے اونچا اٹھ آیا۔ ایک تجوری ہزاروں کے مال سے بھری رکھی تھی۔ زلزلہ کے آنے سے زمین پھٹی اور تجوری زمین کے پیٹ میں سما گئی بہت کوشش کرنے پر بھی اس کا پتہ نہیں چلتا۔

زمین میں جابجا بڑے بڑے شگاف پڑے ہوئے ہیں اور میلوں تک پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہے۔ کھیتوں میں پانی یا ریت کے ٹیلوں کے سوا اور کوئی چیز نہیں زمین کے شگاف اتنے گہرے ہیں کہ ان کا کوئی اور چھور ہی نظر نہیں آتا۔ ہزاروں مویشی اور انسان غاروں میں گر کر ہمیشہ کے لئے مادر گیتی کی گود میں سو گئے۔

جہاں دوسرے مقامات پر زمین سے پانی اور ریت نکلا۔ وہاں ان گاؤں میں زمین سے آگ برسنے لگی۔ بات کی بات میں گاؤں جلنے لگے۔ اور اس میں جھلس جھلس کر کتنے ہی خاندان مر گئے۔ لکھان گاؤں میں زمین پھٹتے ہی لاکھوں من ریت ایکدم نکلنا شروع ہوگیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں جھونپڑیاں اور مکان بالو میں دھس گئے ... بدقسمت تو ان ہی بالو کی قبروں میں زندہ دفن ہوگئے۔ ان میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔

دربھنگہ میں ایک مکان کا ملبہ صاف کراتے ہوئے ایک ٹین ملا۔ جب ٹین ہٹایا گیا۔ تو اس میں سے تین آدمی زندہ نکلے۔ یہ تینوں بیچارے بازار میں سودا خریدنے آئے تھے۔ اسی طرح ایک چوکی کے نیچے ایک بچہ پڑا ملا۔ وہ بھی زندہ تھا اور اسے کوئی چوٹ نہیں آئی تھی۔

مظفرپور میں بابو پرشوتم داس زلزلہ کے ساتھ ہی اپنے مکان سے نکلے۔ ابھی دروازہ کے باہر ہی انہوں نے قدم رکھا تھا کہ ان کے سامنے والا مکان ان پر گرا اور وہ فوراً ہی مر گئے۔ ان کی دھرم پتنی کوٹھے پر سے یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ اس نے چلا کر کہا: "محبت کے امتحان کا وقت آگیا" اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے شوہر کا پستول اٹھا کر خودکشی کر لی۔ ان کا مکان جیوں کا تیوں کھڑا رہا۔

دربھنگہ کی سرحد پر نیپال کے ایک گاؤں میں ایک بڑے بیوپاری نے باہر مال بھیجنے کی غرض سے ۱۶۰۰ من غلہ اکٹھا کر رکھا تھا۔ زلزلہ کے آتے ہی غلہ کے آس پاس کی زمین پھٹی اور سارا غلہ وہیں زمین میں سما گیا۔

گوپال گنج سے لیکر سون پور تک کوئی ۱۰۰ میل لمبے اور ۶-۷ میل چوڑے قطعہ زمین میں سب سے زیادہ بربادی ہوئی ہے۔ جابجا زمین پھٹ گئی ہے۔ کہیں کہیں تو ایک ایک میل کی لمبائی میں زمین سے سینکڑوں سوتے پھوٹ نکلے ہیں۔ اور ان سے اتنا پانی نکلا ہے کہ آس پاس میلوں تک پانی ہی پانی ہوگیا ہے۔ یہی حال ریت کا ہے۔ جس نے پانی کیطرح اس حصہ زمین کے آباد اور غیر آباد۔ مزروعہ اور غیر مزروعہ تمام اراضیات کو ڈھک لیا ہے۔ ہزاروں کنوئیں ریت سے بھرے پڑے ہیں۔ اور پینے کے پانی کا سخت قحط ہے۔ سڑکیں پھٹ کر کہیں کہیں بالکل غائب ہوگئی ہیں۔ اور جو باقی ہیں وہ بھی شگافوں کی وجہ سے غیر مسلسل حالات میں ہیں۔ پل ٹوٹ گئے ہیں۔ ریلوے

لائن بھی جابجا اکھڑی پڑی ہے۔ نیچی زمینیں اونچی ہو گئی ہیں اور اونچی جگہیں غار بن گئی ہیں۔

نیپال میں ہزاروں آدمی مر گئے۔ پہاڑوں کے پھٹنے کا زبردست دھماکا اور شور ہوا کہ چار دن تک کان بہرے رہے۔ لیکن چار دن کے بعد آپ ہی آپ کانوں سے سنائی دینے لگا۔

قدرت کا کرشمہ :۔ بونگھیر ۲۹ر جنوری۔ منہدم شدہ عمارات کی اینٹیں اٹھاتے ہوئے۔ پلاسٹر اور پتھروں کے انبار سے پنجاہ و پنج سالہ عورت نکلی۔ جو ۱۲ روز سے منوں ملبہ کے نیچے دبی ہوئی تھی۔ اسے فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں پوری احتیاط سے اسکی تیمارداری کی جارہی ہے۔

غیر معمولی سردی امسال یورپ میں اسقدر سردی پڑی ہے۔ کہ ایک شادی کے موقعہ پر شراب جم گئی اور کاٹ کاٹ کر مہمانوں کو کھلائی گئی۔ اگرچہ درجہ حرارت کچھ بڑھ گیا ہے لیکن انگلینڈ کا بڑا حصہ برف کے نیچے ہے۔ دریائے ٹیمز اپنے منبع سے لے کر آکسفورڈ تک جم گیا ہے۔

تمام یورپ اتنی سخت سردی کی مصیبت میں گرفتار ہے۔ کہ آجتک کبھی پیش نہ آئی تھی۔ پیرس سے مارسیلز تک ریلوے لائن پر سے برف کاٹنے کیلئے ٹیکسی استعمال کئے جارہے ہیں۔ کیونکہ چھ فٹ برف جمع ہو گئی ہے۔

سوئیٹزرلینڈ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں درجہ حرارت اصلی نقطہ سے ۱۸ ڈگری نیچے ہو گیا ہے۔ اور علاقہ دگیس میں بھیڑیئے گاؤں میں گھس آئے ہیں۔

دریائے رائن بھی ایک جگہ جم گیا ہے۔ اور اس کی منجمد سطح پر میلہ لگ گیا ہے۔

ایک ہنگرین شادی کے لئے بیس ہزار گیلن شراب خریدی گئی تھی۔ مگر چونکہ وہ بالکل جم گئی۔ اسلئے مہمانوں کو صرف قتلے کاٹ کاٹ کر پیش کئے گئے۔

زیگوسلاویا میں بھیڑیئے ہر طرف نکل پڑے ہیں اور آدمیوں اور مویشیوں کو مار رہے ہیں۔

پو اجبل طارق برف جم جانے کی وجہ سے سفید ہو رہا ہے۔ کئی جہاز بھی سمندر میں پھنس گئے ہیں غرضیکہ برف باری اور سردی بہت ہی سخت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹریان لجنہ اماء اللہ کو اطلاع

گذشتہ سال مندرجہ ذیل چودہ لجنات کو جنہوں نے اپنی اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرائی تھی۔ بجٹ اور ایجنڈا بھجوایا گیا تھا۔ اور امسال بھی ایسا ہی ہوگا۔

(۱) قادیان (۲) دہلی (۳) مزنگ (۴) منٹگمری (۵) گوجرانوالہ (۶) سیالکوٹ (۷) حیدرآباد دکن (۸) پٹیالہ شہر (۹) بھاگلپور (۱۰) کوٹ قیصرانی (۱۱) فیروزپور (۱۲) شاہدرہ (۱۳) امرتسر (۱۴) لاہور۔

ان کے علاوہ دوسری جگہوں کی لجنہ اماء اللہ کو بھی چاہئیے۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کو رجسٹرڈ کرانے کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے درخواست کریں۔ اور جس جگہ ابھی لجنہ قائم نہیں ہوئی۔ اسکے قیام کے لئے کوشش فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

حل طلب معمّے

(برائے مصباح)

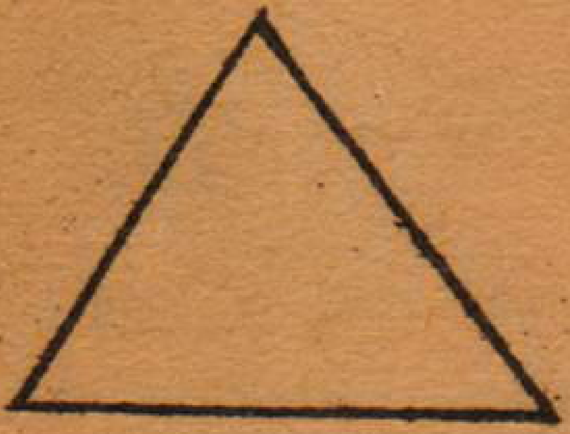

(۱) ایک کسان کے پاس ایک تکونی شکل کی زمین ہے۔ جو وہ اپنے چار بیٹوں کو برابر برابر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ کس طرح کریگا۔

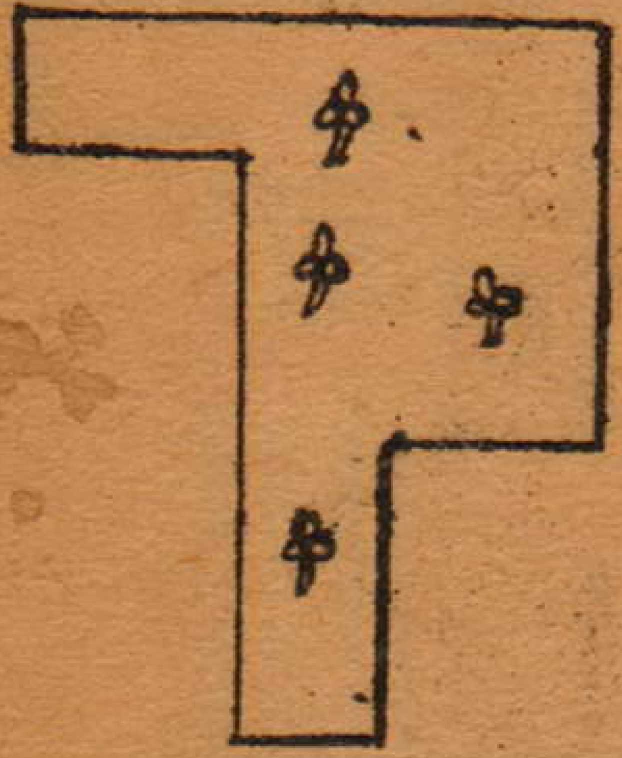

(۲) ایک چار بیٹوں کے باپ کے پاس اس طرح کی زمین ہے۔ وہ ان کو کس طرح تقسیم کرے۔ کہ ہر ایک کو برابر کا حصّہ ملے۔ اور ایک ایک درخت بھی اس میں ہو۔

(۳) اِس ہلالی شکل کے چھ ٹکڑے ایسے کریجئے کہ ہر ٹکڑے میں ایک نقطہ رہ جائے۔ شرط یہ ہے کہ قط صرف دو لگانے ہیں۔

(۴) چار مربّع ہیں اور آٹھ تکونیں۔ سب مربّع آپسمیں اور سب تکونیں آپسمیں برابر ہیں۔ ان کو اس طرح پر جوڑیں کہ ایک بڑا مربع بنجائے۔

۱۱۱
۷۷۷
۹۹۹
۲۰

(۵) ان ہندسوں میں سے ایسے چھ ہندسے کاٹو۔ کہ حاصل جمع بیس۲۰ رہ جائے۔

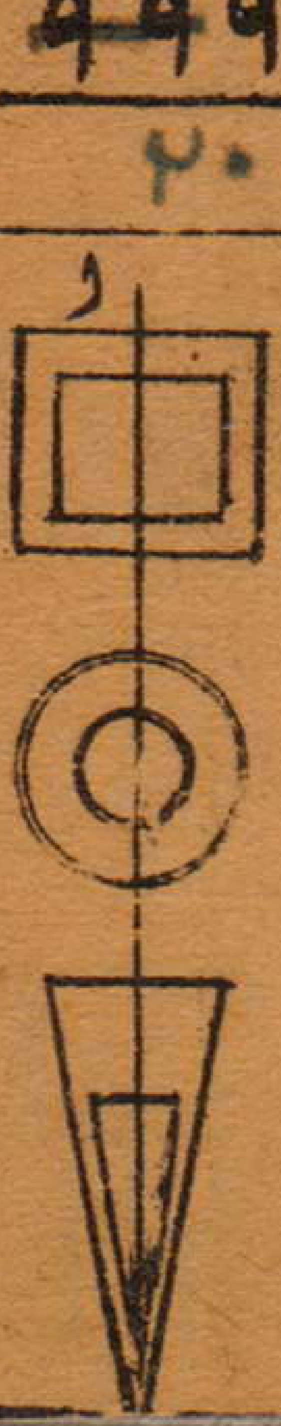

(۶) اِس شکل پر مقام الف سے ب تک پنسل لے جاؤ۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ نہ تو کوئی لکیر کاٹی جائے۔ اور نہ پنسل دوبارہ ایک لکیر پر پھرے۔

ہاشمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

رومال ۔ میز پوش ۔ غلاف وغیرہ کے نمونہ

باریک سلمہ ستارہ سے تیار کریں ۔

مرسلہ صفیہ بیگم ۔ از نئی دہلی

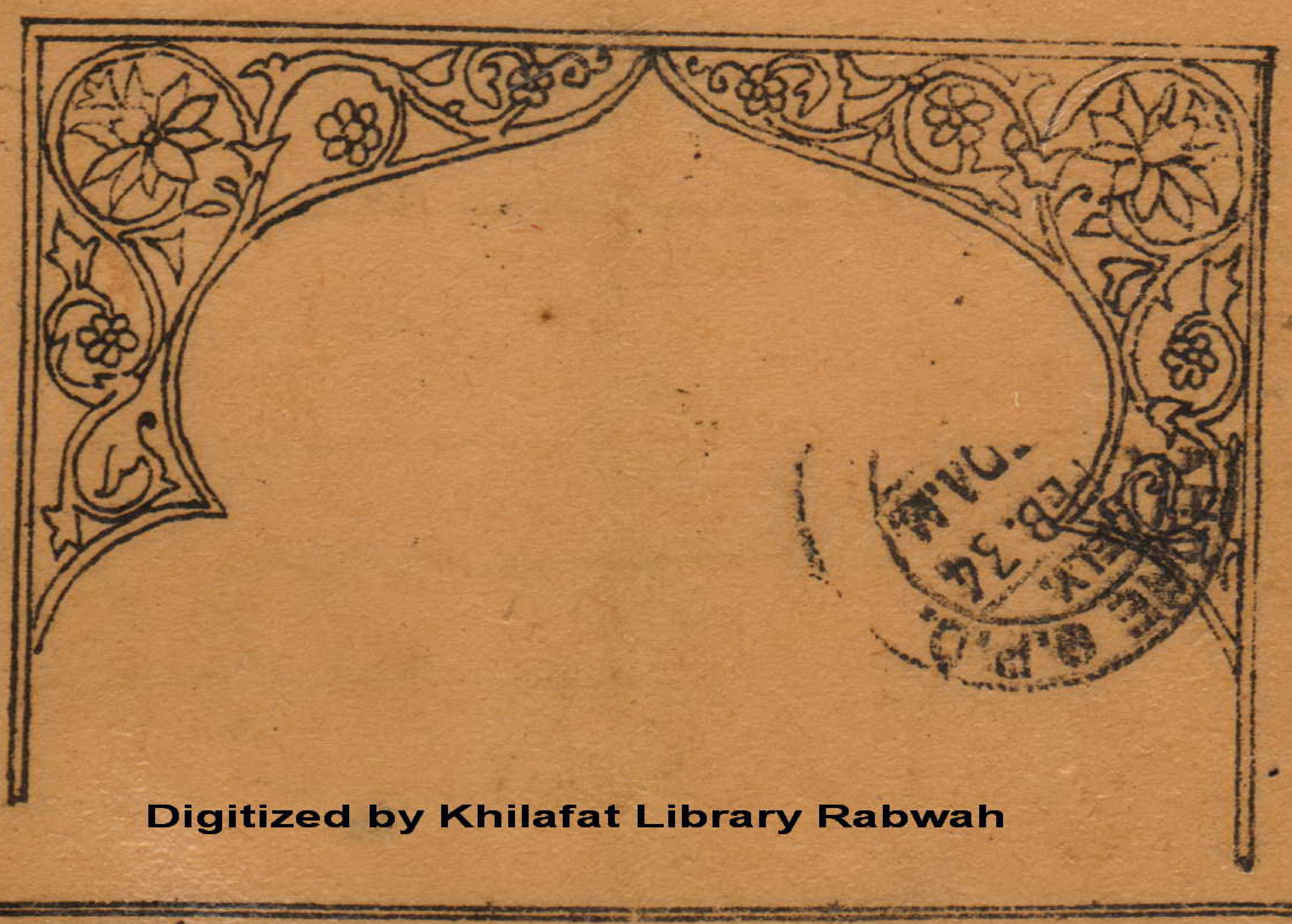

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا ۔